49042 ـ عشرہ ذوالحجہ كي فضيلت كے متعلق سوال

سوال

كيا ماہ ذوالحجہ كے پہلے دس دنوں كو دوسرے سب ايام پر فضيلت حاصل ہے ؟
اور ان دس دنوں ميں كونسے ايسے اعمال صالحہ ہيں جو كثرت سے كرنا مستحب ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اطافت وفرمانبرداری كے موسموں ميں سے ماہ ذوالحجہ كے پہلے دس يوم بھي ہيں جنہيں اللہ تعالی نے باقی سب ايام پر فضيلت دی ہے:

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ان دس دنوں ميں كيے گئے اعمال صالحہ اللہ تعالی كوسب سے زيادہ محبوب ہيں ، صحابہ نے عرض كی اللہ تعالی كے راستے ميں جہاد بھی نہيں !! تورسول اكرم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اورجہاد فی سبيل اللہ بھی نہيں ، ليكن وہ شخص جواپنا مال اورجان لے كر نكلے اوركچھ بھی واپس نہ لائے " صحيح بخاری (2 / 457)

اور ايك دوسری حديث ميں ہے ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عشرہ ذی الحجہ ميں كيے گئے عمل سے زيادہ پاكيزہ اورزيادہ اجروالا عمل كوئي نہيں ، آپ صلی اللہ عليہ وسلم سے كہا گيا كہ نہ ہی اللہ تعالی كے راستے ميں جہاد كرنا ؟ تورسول اكرم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اورنہ ہی اللہ تعالی كے راستے ميں جہاد كرنا " سنن دارمی (1 / 357) اس كی سند حسن ہے ديكھيں الارواء الغليل (3 / 398) ۔

مندرجہ بالا اوراس كے علاوہ دوسری نصوص اس پردلالت كرتی ہيں كہ ذوالحجہ كے پہلے دس دن باقی سال كے سب ايام سے بہتر اورافضل ہيں اوراس ميں كسی بھی قسم كا كوئي استثناء نہيں حتی كہ رمضان المبارک كا آخری عشرہ بھی نہيں ، ليكن رمضان المبارک كے آخری عشرہ كی دس راتيں ان ايام سے بہتر اورافضل ہيں كيونكہ ان ميں ليلۃ القدر شامل ہے ، اورليلۃ القدر ايک ہزار راتوں سے افضل ہے ، تواس طرح سب دلائل ميں جمع ہوتا ہے ۔ديكھيں : تفسير ابن كثير (5 / 412) ۔

لهذا مسلمان شخص كو چاہئے كہ وہ ان دس دنوں كي ابتدا اللہ تعالى كے سامنے سچى اور پكى توبہ كے ساتھ كرے اور پھر عمومى طور پر كثرت سے اعمال صالحہ كرے اور پھر خاص كر مندرجہ ذيل اعمال كا خيال كرتے ہوئے انہيں انجام دے:

1 - روزے -

مسلمان شخص كےليے نو ذوالحجہ كا روزہ ركھنا سنت ہے كيونكہ نبى مكرم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان دس ايام ميں اعمال صالحہ كرنے پرابھارا ہے اور روزہ ركھنا اعمال صالحہ ميں سے سب سے افضل اوراعلى كام ہے ، اوراللہ تعالى نے روزہ اپنے ليے چنا ہے جيسا كہ حديث قدسى ميں اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

(ابن آدم كے سارے كے سارے اعمال اس كے اپنے ليے ہيں ليكن روزہ نہيں كيونكہ وہ ميرے ليے ہے اورميں ہى اس كا اجروثواب دونگا) ، صحيح بخارى حديث نمبر (1805) -

نبى اكرم صلى اللہ عليہ وسلم بھى نو ذوالحجہ كا روزہ ركھا كرتے تھے ، ھنيدہ بن خالد اپنى بيوى سے اوروہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى كسى زوجہ محترمہ سے بيان كرتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى زوجہ محترمہ نے بيان كيا : نبى صلى اللہ عليہ وسلم نو ذوالحجہ اوريوم عاشوراء اورہر ماہ تين روزے ركھا كرتے تھے ، مہينہ كے پہلے سوموار اوردو جمعراتوں كے -

سنن نسائي (4 / 205) سنن ابوداود ، علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح ابوداود (2 / 462) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے -

2 - تكبيريں، الحمد اللہ اور سبحان اللہ كثرت سے كہنا :

ان دس ايام ميں مساجد ، راستوں اورگھروں اورہر جگہ جہاں اللہ تعالى كا ذكر كرنا جائز ہے وہيں اونچى آواز سے تكبيريں اورلاالہ الااللہ ، اورالحمدللہ كہنا چاہيے تا كہ اللہ تعالى كى عبادت كا اظہار اوراللہ تعالى كى تعظيم كا اعلان ہو - مرد تواونچي آواز سے كہيں گے ليكن عورتيں پست آواز ميں ہى كہيں -

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

اپنے فائدے حاصل كرنے كوآجائيں ، اوران مقرردنوں ميں ان چوپايوں پراللہ تعالى كانام ياد كريں جوپالتوہيں الحج (28) -

جمہورعلماء كرام كا كہنا ہے كہ معلوم دنوں سے مراد ذوالحجہ كے دس دن ہيں كيونكہ ابن عباس رضي اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ ايام معلومات سے مراد دس دن ہيں -

عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کے ہاں ان دس دنوں سے عظیم کوئی دن نہیں اور ان دس ایام میں کئے جانے والے اعمال سے زیادہ کوئي عمل محبوب نہیں، لھذا لاالہ الا اللہ، اور سبحان اللہ ، اور تکبیریں کثرت سے پڑھا کرو" اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کي سند کو احمد شاکر رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے: دیکھیں: مسند احمد (7/ 224) .

اورتکبیر کے الفاظ یہ ہیں :

اللہ أكبر ، اللہ أكبر لا إلہ إلا اللہ ، واللہ أكبر وللہ الحمد

اللہ بہت بڑاہے ، اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ تعالی کےعلاوہ کوئي معبود برحق نہیں ، اوراللہ بہت بڑا ہے ، اوراللہ تعالی ہی کی تعریفات ہیں ۔

اس کےعلاوہ بھی تکبیریں ہیں ۔

یہاں ایک بات کہنا چاہیں گے کہ موجود دورمیں تکبریں کہنے کی سنت کوترک کیا جاچکا ہے اورخاص کران دس دنوں کی ابتداء میں توسننے میں نہیں آتی کسی نادر شخص سے سننے میں آئیں گیں ، اس لیے ضروری ہے کہ تکبیروں کواونچی آواز میں کہا جائے تاکہ سنت زندہ ہوسکے اورغافل لوگوں کوبھی اس سے یاد دہانی ہو۔

ابن عمر اور ابوھریرہ رضي اللہ تعالی عنہما کے بارہ میں ثابت ہے کہ وہ دونوں ان دس ایام میں بازاروں میں نکل کر اونچی آواز کے ساتھ تکبیریں کہا کرتے تھے اورلوگ بھی ان کی تکبیروں کی وجہ سے تکبیریں کہا کرتے تھے ، اس کا مقصد اورمراد یہ ہے کہ لوگوں کوتکبریں کہنا یاد آئیں اور ہرایک اپنی جگہ پراکیلے ہی تکبریں کہنا شروع کردے ، اس سے یہ مراد نہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہوکر بیک آواز تکبیریں کہیں کیونکہ ایسا کرنا مشروع نہیں ہے

اورجس سنت کوچھوڑا جاچکا ہویا پھر وہ تقریبا چھوڑی جارہی ہو تواس پرعمل کرنا بہت ہی عظیم اجروثواب پایا جاتا ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اس پردلالت کرتا ہے :

(جس نے بھی میری مرد سنت کوزندہ کیا اسے اس پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اوران دونوں کے اجروثواب میں کچھ کمی نہیں ہوگي) اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے : دیکھیں سنن ترمذي (7 / 443) یہ حدیث اپنے شواھد کے ساتھ حسن درجہ تک پہنچتی ہے ۔

3 ـ حج وعمرہ کی ادائیگي :

ان دس دنوں میں جوسب سے افضل اوراعلی کام ہے وہ بیت اللہ کاحج وعمرہ کرنا ہے ، لھذا جسے بھی اللہ تعالی

اسے اپنے گھرکا حج کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس نے مطلوبہ طریقہ سے حج کے اعمال ادا کیے توان شاء اللہ اسے بھی اس کا حصہ ملے گا جونبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے :

(حج مبرور کا جنت کے علاوہ کوئي اجروثواب نہیں) ۔

4 ۔ قربانی :

عشرہ ذی الحجہ کے اعمال صالحہ میں قربانی کے ذریعہ اللہ تعالی کا تقرب حاصل کرنا بھی شامل ہے کہ قربانی کی جائے اوراللہ تعالی کےراستے میں مال خرچ کیا جائے ۔

لھذا ہمیں ان فضیلت والے ایام سے فائدہ اٹھانا چاہئے یہ ہمارے لئے بہترین اور سنہري موقع ہے، قبل اس کے کہ ہم اپنی کوتاہی پر نادم ہوں، اور قبل اس کے کہ ہم واپس دنیا میں آنے کا سوال کریں لیکن اس کي شنوائی نہ ہو.

واللہ اعلم .